ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
Volume 6, Issue 1, (Jan to March 2025)
https://doi.org/10.47205/makhz.2025(6-I)urdu-24

ماخذ تحقیقی مجلہ

OPEN ACCESS

CC BY NC

محمد عرفان

ایم فل اُردو، منہاج یونیورسٹی، لاہور۔

ڈاکٹر فضیلت بانو

ایسوسی ایٹ پروفیسر، شعبہ اُردو، منہاج یونیورسٹی، لاہور ۔

محمد نواز کنول کی خالد شناسی

Muhammad Irfan *
MPhil Urdu, Minhaj University, Lahore.
Dr. Fazilat Bano
Associate Professor, Department of Urdu, Minhaj University, Lahore.
***Corresponding Author:** irfan.noorullah.edu@gmail.com

Muhammad Nawaz's Expertise in Khalid

This article presents an analytical study of Muhammad Nawaz Kanwal's critical insights into the literary contributions of Abdul Aziz Khalid. Nawaz Kanwal, a distinguished scholar and critic of Urdu literature, has examined Khalid's poetry, intellectual dimensions, linguistic aesthetics, and stylistic features with remarkable depth and precision. Through his writings, Kanwal offers a nuanced understanding of Abdul Aziz Khalid's poetic expression, his connection to classical and modern literary traditions, and the philosophical richness embedded in his verse. This study not only highlights Nawaz Kanwal's approach to Khalid's works but also serves as a significant model of how a poet's creative dimensions can be explored within the framework of Urdu literary criticism.

Key Words: *Muhammad Nawaz, Analytical Study, Critical Insights, Literary, Urdu Literature, Aesthetics*

محمد نواز کنول عصر حاضر کے معروف محقق اور نقاد ہیں۔ شاعری اور نثر نگاری سے خاص شغف رکھتے ہیں۔ اُن کی تخلیقی شخصیت کے کئی پہلو ہیں۔ محمد نواز کنول اقبال شناسی، رُومی شناسی اور خالد شناسی کے حوالے سے ایک منفرد مقام اور مرتبہ رکھتے ہیں۔ اِن کا تحقیقی اور تنقیدی حوالے سے گراں قدر کام ہے۔ اُن کا شمار معروف ادبی شخصیات

ماخذ تحقیقی مجلہ
ISSN (P): 2709-9636 | ISSN (O): 2709-9644
Volume 6, Issue 1, (Jan to March 2025)
https://doi.org/10.47205/makhz.2025(6-I)urdu-24

میں ہوتا ہے۔ شعری و نثری اسلوب میں وہ ایک منفرد اسلوب کے حامل ہیں۔ اُن کی مہارت کا خاص شعبہ عبد العزیز خالد کی تصانیف کے حوالے سے کیا گیا کام ہے وہ خالد شناسی میں ایک اہم مقام رکھتے ہیں۔ ان کی تصانیف کی تعداد ۱۹ ہے۔ عبد العزیز خالد سے متعلقہ اُن کی تصانیف عبد العزیز خالد احوال و آثار، عبد العزیز خالد کی مذہبی شاعری، عبد العزیز خالد کی غزل گوئی، عبد العزیز خالد بطور مترجم، عبد العزیز خالد کی نظم نگاری، فرہنگ کلام عبد العزیز خالد ، دانہ ہائے ریختہ ، مشاہیر ادب بنام عبد العزیز خالد، عبد العزیز خالد کی نثر نگاری اور پریم پنتھ اُن کے تحقیقی کام کا ایک اہم حوالہ ہیں۔

ادبی خدمات

محمد نواز کنول کی **ادبی خدمات** نہایت قابلِ قدر ہیں۔ وہ عصرِ حاضر کے ممتاز شعراء میں شمار ہوتے ہیں۔ نظم و نثر میں ان کے **تحقیقی و تخلیقی کام** کو علمی، ادبی اور تحقیقی حلقوں میں بے حد سراہا گیا ہے۔ اُن کی ہر تصانیف ادبی اہمیت کی حامل ہے۔ ادبی دنیا میں بہتر سے بہترین اور خوب سے خوب تر کی تلاش سے ہمیشہ نئے جوہر سامنے آتے ہیں، خالد شناسی پر کام بھی ادبی لحاظ سے اپنی ایک خاص جہت رکھتا ہے۔

تصانیف

محمد نواز کنول کی شعری و نثری تصانیف انتہائی اہمیت کی حامل ہیں۔ ان کی عبد العزیز خالد پر لکھی گئی تصانیف ان کی علمیت، شخصیت اور ان کے علمی و ادبی ذوق کی دلالت کرتی ہیں۔ یہ تصانیف درج ذیل ہیں۔

۱۔ عبد العزیز خالد احوال و آثار (تصنیف)

عبد العزیز خالد اردو ادب کے ممتاز شاعر، نقاد، مترجم اور انکم ٹیکس کمشنر تھے۔ انہیں خاص طور پر **نعتیہ شاعری** میں نمایاں شہرت حاصل تھی۔ وہ اردو، عربی، فارسی، انگریزی اور سنسکرت زبانوں پر غیر معمولی مہارت رکھتے تھے۔ آپ کی شاعری میں اسلام ، اخلاق ، انسان دوستی، درد مندی ، خود داری، حُسن و محبت ، پرہیز گاری و تقویٰ غرضیکہ ہر موضوع پر طبع آزمائی کی گئی ہے۔ آپ نے رسول پاکؐ کی سیرت سے لے کر حضرت عمر بن عبد العزیز کے عہد خلافت تک کے جستہ جستہ حالات وواقعات کو مستند کوائف کے ذریعہ نہایت عقیدت و احترام سے پیش کیا ہے۔

محمد نواز کنول نے عبد العزیز خالد کے احوال و آثار کے حوالے سے خالد شناسی کا باب کھولا اور ان کے زندگی بھر کے واقعات کو معتبر انداز بیان بلکہ عبد العزیز خالد کی زبان سے کنول (۱) نے یوں پیش کیا:

"میں ایک معمولی غریب گھرانے سے تعلق رکھتا ہوں، ہمارا گاؤں اپنے علاقے میں جسے دریائے ستلج کی گزر گاہ ہونے کی وجہ سے بیٹ کہتے تھے، مرکزی اہمیت رکھتا تھا، راضی بہ رضا محنتی، سادہ لوح، خوش عقیدہ، زراعت پیشہ لوگوں کی آبادی تھی۔ مکان دو چار نسبتا آسودہ حال لوگوں کو چھوڑ کر سب کچے تھے جن کی سال بہ سال برسات سے پہلے کہگل سے لپائی ہوتی تھی۔"

محمد نواز کنول نے احوال و آثار کے ذیل میں ان کے ہم عصر ناقدین کی آرا بھی یکجا کیں۔ ان میں احمد ندیم قاسمی، ڈاکٹر فرمان فتح پوری، ابن انشاء ڈاکٹر وحید قریشی، ڈاکٹر سید عبد اللہ اور ڈاکٹر انور سدید کے علاوہ شعرا میں جوش ملیح آبادی، فیض احمد فیض، رئیس امروہوی، ڈاکٹر وزیر آغا، سردار جعفری اور شاہد احمد دہلوی ایک طویل فہرست ہے جنہوں نے عبد العزیز خالد کی شاعری کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی ہے۔ اُنہوں نے عبد العزیز خالد کی وساطت سے بہت سے افراد کو بھی متعارف ہونے کا موقعہ فراہم کیا ہے۔ مثلاً ظفر علی ہادی، اختر ضیائی، سرفراز صدیقی، اعجاز احمد، شمس کنول، عفت موہانی، پرکاش فکری محمود الرحمن، رئیس تسکین اور بہت سے لوگ ہیں۔

عبد العزیز خالد ایک زندہ دل اور خوش گفتار شخصیت کے حامل تھے۔ ان کی گفتگو نہایت دلچسپ اور معلوماتی ہوتی، جس میں ہلکی سنجیدگی کے ساتھ مزاح کی لطافت بھی شامل ہوتی تھی۔ یہ کتاب **خالد کے فن اور شخصیت** کے حوالے سے ایک بنیادی حوالہ ہے۔ "عبد العزیز خالد کے احوال و آثار" کے حوالے سے کنول کے بارے میں لکھتے ہیں:

> "" بحیثیت محقق، محمد نواز کنول نے عبد العزیز خالد کی زندگی کے بیشتر اہم واقعات کو ایک جامع انداز میں پیش کیا ہے۔ حالانکہ وہ صوبائی مرکز سے دور سانگلہ ہل (ننکانہ صاحب) میں گورنمنٹ اسلامیہ کالج میں صدرِ شعبہ اُردو کے طور پر تدریسی فرائض انجام دے رہے ہیں، لیکن اس کے باوجود انہوں نے اُردو ادب کی نابغہ روزگار شخصیت عبد العزیز خالد کے علمی و ادبی کارناموں کو تفصیل سے بیان کرنے کا عزم کیا۔
>
> یہ ایک ایسا کام تھا جس کی اہمیت مسلسل محسوس کی جاتی رہی، مگر بیشتر اہلِ قلم نے اس پر توجہ نہیں دی۔ کچھ تنگ نظر اور خود پسند ہم عصر لکھاری ایسے بھی تھے جو عبد العزیز خالد کی غیر معمولی علمیت سے متاثر تو تھے، مگر اپنی محدود سوچ کے باعث صرف یہی جملہ دہراتے رہے کہ 'عبد العزیز خالد... اردو زبان کے والد۔" (۱)

ISSN (P): 2709-9636 | ISSN (O): 2709-9644
Volume 6, Issue 1, (Jan to March 2025)
https://doi.org/10.47205/makhz.2025(6-I)urdu-24

۲۔عبد العزیز خالد بطور مترجم (تصنیف)

عبد العزیز خالد کی یہ کتاب تراجم کے حوالے سے ایک خوبصورت اور اہم اضافہ ہے۔اس کتاب میں ترجمے **کی اقسام** اور **عبد العزیز خالد کے تراجم** کا تحقیقی و تنقیدی جائزہ شامل ہے۔منظوم تراجم میں سُرودرفتہ، غزل الغزلات، گل نغمہ، پرواز عقاب، فرقان جاوید، کتاب العلم، شعلہ چنار، غبار شبنم اور باد شمال شامل ہیں جبکہ منظوم تمثیلات میں سلومی، ورق ناخوانده، دُکان شیشہ گر اور برگ خزاں شامل ہیں۔ان منظوم تراجم اور تمثیلات میں عبد العزیز خالد کا فن اپنی بلندیوں پر دکھائی دیتا ہے۔اس حوالے سے اہم بات یہ ہے کہ یونانی، عبرانی اور عربی سے زیادہ واقفیت نہ رکھنے والوں کے لیے یہ تراجم بڑی اہمیت کے حامل ہیں۔منظوم تراجم میں بالخصوص "فرقان جاوید منظوم اردو ترجمہ قرآن مجید عبد العزیز خالد کی قرآن اور صاحب قرآن سے والہانہ محبت کی دلیل ہے۔ان کا دل عشق رسول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے لبریز تھا۔ترجمے کی اہمیت کو واضح کرتے ہوئے عبد العزیز خالد کی تصنیف "سرُودِرفتہ" کے بارے میں سحر رقم طراز ہیں:

> "سرُودِرفتہ میں اُس نے قدیم یونان کی حسین شاعرہ سیفو کی منتخب شاعری کو اردو میں منظوم کیا ہے۔اس کا یہ ترجمہ اردو کے شعری ادب میں ایک بیش قیمت اضافہ ہے۔ہماری شعری تاریخ میں آج تک کسی نے اتنا کامیاب ترجمہ پیش نہیں کیا۔ " (۲)

۳۔عبد العزیز خالد کی مذہبی شاعری (تصنیف)

محمد نواز کنول نے اپنی کتاب **عبد العزیز خالد کی مذہبی شاعری** میں نعت اور منقبت کے تناظر میں ان کی شاعری پر تفصیلی بحث کی ہے۔اس میں انہوں نے اس پہلو کا تحقیقی جائزہ لیا ہے کہ **خالد کی مذہبی شاعری کس حد تک فکری گہرائی، عقیدت اور فنی مہارت کی عکاسی کرتی ہے۔** عبد العزیز خالد کے کلام کا عمومی مزاج اسلامی ہے۔انہوں نے اپنی نظموں میں تاریخ اسلام کی عظمتوں کو اپنا موضوع بنایا ہے۔کنول لکھتے ہیں:

> "عبد العزیز خالد کی نعتیہ شاعری کے موضوعات میں عشق رسولؐ، قرآن و حدیث، دین و فقہ کے بلیغ علوم کے ساتھ قوم و ملت سے گہری وابستگی اور اتحاد و اخوت کے جذبات نمایاں ہیں۔"(۳)

خالد نے نعت نگاری میں ایک انداز خاص ایجاد کر کے نعت کے اسالیب میں اپنی منفرد حیثیت منوالی ہے۔اس حوالے سے جس طرح وہ ایک خاص الخاص اسلوب کے موجد ٹھہرے، اُسی طرح وہ نعت نگاری میں بھی مخترع و

ماخذ تحقیقی مجلّہ
ISSN (P): 2709-9636 | ISSN (O): 2709-9644
Volume 6, Issue 1, (Jan to March 2025)
https://doi.org/10.47205/makhz.2025(6-I)urdu-24

مجتہد ثابت ہوئے ہیں۔ اُردو شاعری میں عبد العزیز خالد کے ہاں خدائے بزرگ و برتر کی تعریف بڑے خوب صورت انداز میں ملتی ہے۔

عبد العزیز خالد کے اُسلوب اور فکر و احساس میں بہت گہرا اور قریبی تعلق ہے۔ خالد نے اپنے نعتیہ اشعار میں محبوبِ خدا کے وہ اوصاف بیان کیے ہیں جن کی شہادت قرآن نے دی ہے۔ خالد کی نعتیہ نظموں میں سے بعض ایسی بھی ہیں جو اُن کے عام اسلوب سے مختلف سہل ممتنع کا نمونہ ہیں۔ خالد عشقِ رسولؐ میں حسان، بوصیری، جامی و خسرو اور محسن و اقبال کے پیرو کار ہیں۔ خالد کے کلام کا جائزہ لیں تو پتا چلتا ہے کہ اُن کے کلام کا عمومی مزاج اسلامی ہے۔ اُنہوں نے اپنی نظموں میں تاریخ اسلام کی عظمتوں کو اپنا موضوع بنایا ہے۔

عبد العزیز خالد کی نعتیہ شاعری کے موضوعات میں عشقِ رسولؐ، قرآن و حدیث، دین و فقہ کے بلیغ علوم کے ساتھ قوم و ملت سے گہری وابستگی، اتحاد و اخوت کے جذبات نمایاں ہیں۔ عشقِ رسولؐ دنیا کی سب سے بڑی دولت، عظیم اور مقدس فرض ہے بلاشبہ خالد نے اسے خوب نبھایا ہے۔ خالد اس لیے بھی لائق تعریف ہیں کہ اُنھوں نے دُنیا کی داد و دہش، تنقید و تبصرہ اور مدح و ذم سے بے پرواہو کر اپنے مقصد کی آبیاری کی ہے، در حقیقت وہ عشقِ رسولؐ میں ڈوب کر ثنا خوانیِ رسولؐ کے فرائض تادمِ آخر نبھاتے رہے۔ کلام خالد کی سب سے بڑی اور اہم خصوصیت مذہبی شاعری کی انفرادیت ہے۔ اُنھوں نے اب تک جو بھی لکھا ہے اس سے مکمل طور پر اسلامی طرزِ فکر نمایاں ہوتی ہے۔ خالد نے نعت نگاری میں ایک انداز خاص ایجاد کر کے نعت کے اسالیب میں اپنی منفرد حیثیت منوالی ہے۔

۴۔ عبد العزیز خالد کی غزل گوئی (تصنیف)

عبد العزیز خالد ایک پُر گو اور کثیر الموضوعات شاعر کی حیثیت اسے اپنی الگ پہچان رکھتے ہیں۔ اُنھوں نے غزل کی روایتی اقدار کو ملحوظ رکھتے ہوئے اپنی غزلوں میں انفرادیت کا ثبوت دیا ہے۔ اُنھوں نے اُردو غزل کے مجموعوں زنجیر رم آہو، کلک موج، کف دریا، دشت شام، حدیث خواب اور سراب ساحل میں اُردو غزل کی روایت جو ولی دکنی سے صدیوں کا سفر طے کر کے اُن تک پہنچی ہے، اس کی نہ صرف پاسداری کی ہے بلکہ تغزل سے طبعی مناسبت کے حوالے سے وہ اس کے امین ٹھہرے۔

اُردو غزل میں منظر نگاری کی روایت کو عبد العزیز خالد نے بہ طریق احسن نبھایا ہے، اُنھوں نے دشت و صحرا، پہاڑ، چاندنی رات، مقامات اور اشجار کا ذکر کر کے عربی شاعری کی خوب صورت تقلید کرتے ہوئے اُردو غزل کے

ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
Volume 6, Issue 1, (Jan to March 2025)
https://doi.org/10.47205/makhz.2025(6-I)urdu-24

و قار میں اضافہ کیا ہے۔ یہ ان کے قلم کا جادو ہے کہ ہم خود کو مناظر فطرت کی آغوش میں مسحور پاتے ہیں اور وہ اس جادو سے غزل میں اساطیر کا ماحول زندہ کرتے ہیں، کرنالی کے بقول:

"وہ ہمیں اس اقلیم جمال میں پہنچا دیتے ہیں جہاں صحراؤں کا جلال، دشت و دریا کا حُسن، کھنڈرات کی دل کشی اور الف لیلائی محلات کا سحر ہمارے دلوں پر قبضہ پالیتا ہے۔" (۴)

۵۔عبد العزیز خالد کی نظم نگاری (تصنیف)

عبد العزیز خالد کا شمار نظم نگاری کے معتبر ترین ناموں میں ہوتا ہے۔ یہ کتاب عبد العزیز خالد کی مختصر، یک مصرعی اور طویل نظم نگاری کے حوالے سے ایک اہم تحقیقی و تنقیدی دستاویز ہے۔ اس میں محمد نواز کنول نے بالخصوص اردو نظم کی روایت، فکر و فن، سائنسی شعور، تلمیحات، عشقِ رسول ﷺ، تشبیہات اور ہندی، عربی، فارسی سمیت دیگر زبانوں کے الفاظ کے استعمال جیسے مباحث کو شامل کیا ہے۔ حوالہ جات و حواشی، کتابیات اور اشاریہ کے ساتھ یہ کتاب نواز کنول کی "خالد شناسی" کی ایک اعلیٰ دلیل ہے۔

عبد العزیز خالد نے نظموں کے آزاد ترجمے کیے ہیں اور ان میں بہت سے مصرعوں کا اضافہ بھی خالد نے یہ کوشش کی ہے کہ نظموں کو ہماری روایت کے مطابق بنانے کے لیے بعض رویوں کا اضافہ کیا جائے۔ ایسے تمام مصرعے جو خالد نے خود شامل کیے ہیں قوسین میں دیے گئے ہیں تاکہ قارئین کے لیے آسانی رہے۔ عبد العزیز خالد کا مجموعہ "زرِ داغ دل" اردو نظم نگاری میں گراں قدر اضافہ ہے۔ عبد العزیز خالد نے طویل نظم نگاری کی روایت کو اس مجموعہ کی نظموں کے ذریعے سے موثر انداز میں آگے بڑھایا ہے۔ عبد العزیز خالد کی نظم نگاری وطن اور اہلِ وطن کی محبت سے بھرپور ہے۔ عبد المتین عبد العزیز خالد کی شاعری کے حوالے سے رقم طراز ہیں:

"عبد العزیز خالد کی شعری تگ و تاز غزل، قطعہ، رُباعی، نظم پابند، نظم معریٰ، نظم آزاد گویا سبھی میدانوں میں اپنی رعنائیاں بکھیرتی نظر آتی ہیں۔" (۵)

۶۔ فرہنگ کلام عبد العزیز خالد (تصنیف)

فرہنگ کلام عبد العزیز خالد کے کلام کے حوالے سے محمد نواز کنول کا شاہ کار ہے، جسے تحقیقی حوالے سے معتبر اور اہم کتاب شمار کیا جاتا ہے۔ یہ فرہنگ عبد العزیز خالد کے کلام کو سمجھنے کے لیے یہ ایک احسن کام ہے۔ ان کی تصنیف "فرہنگ کلام عبد العزیز خالد" اُن کے کلام کی آسان تشریح سمجھی جاتی ہے اور یہ ایک شاہکار تصنیف ہے جسے **تحقیقی، ادبی اور لسانی حوالے سے ایک معتبر اور اہم کتاب شمار** کیا جاتا ہے۔ کنول لکھتے ہیں:

ISSN (P): 2709-9636 | ISSN (O): 2709-9644
Volume 6, Issue 1, (Jan to March 2025)
https://doi.org/10.47205/makhz.2025(6-I)urdu-24

" فرہنگِ کلام عبد العزیز خالد **اپنی نوعیت کا** پہلا اور منفرد کام ہے، **جو انہیں** اردو ادب میں ممتاز مقام **عطا کرنے کے ساتھ ساتھ ہمیشہ** زندہ جاوید رکھے گا۔"(۶)

ہم اپنی تعلیم و تحقیق کے حوالے سے اور اپنی دیگر فنی و عملی رسائی و کارگزاری کے تناظر میں اصلاانگریزوں کے زبان و ادب اور تمدن کی غلامانہ خدمت سر انجام دے رہے ہیں۔ اس ماحول میں کیا عبد العزیز خالد، کیا علامہ اقبال، کیا مرزا غالب آنے والوں کے لیے آج کے سہل گفتار ترقی پسند بھی مشکل گو قرار پائیں گے۔ اس تناظر میں عبد العزیز خالد کو اردو زبان کے ساتھ عربی و فارسی کے لسانی رشتے اتنے عزیز ہیں کہ وہ اس تغیر و تبدل میں صرف انہی کا دوام وخلود چاہتے ہیں۔ یہاں محمد نواز کنول لائقِ داد و مستحق صد مبارک باد ہیں کہ انھوں نے عبد العزیز خالد کی بازیافت کا حق خوب ادا کیا ہے۔ فرہنگ کلام عبد العزیز خالد کی ضرورت اور سبب کے بارے میں کنول رقم طراز ہیں:

"عبد العزیز خالد کی شاعری، نثر، تراجم کے حوالے سے تحقیقی و تخلیقی کام کے دوران راقم کو بہت سی مشکلات کا سامنا بھی در پیش رہا کیونکہ ایک ہفت زبان شاعر کے ذخیرہ الفاظ کے معانی و مفاہیم تک رسائی سہل امر نہ تھا۔ اس حوالے سے متعدد لغات اور اساتذہ کرام سے استفادہ کا سلسلہ جاری رہا۔"(۷)

فرہنگ کلام عبد العزیز خالد وہ کتاب ہے جو ثانی الذکر اُسلوب کی حامل کتابوں میں سے ہے۔ نواز کنول نے کتاب کی طوالت کے پیش نظر ہر لفظ کے استعمال کی کلام عبد العزیز خالد سے مثال دینے سے بالارادہ گریز کیا ہے۔ البتہ وہ الفاظ کی ضروری لسانی شناخت کی وضاحت مخففات میں کرتے ہیں۔ جن کی فہرست کتاب کے شروع میں دی گئی ہے۔ صرف اس فہرست پر نگاہ ڈالنے سے جہاں تاجدار معانی والفاظ اور نابغہ شاعری کے بارے میں یہ اندازہ ہوتا ہے کہ انھوں نے عشق شعر دسُخن اور علم و دانش کے کس کس ملک کی سیاحت کی اور کہاں کہاں سے کیا کیا گوہر اکٹھے کر کے اُردو کو مالا مال کیا وہاں یہ بھی اندازہ لگایا جاتا ہے کہ جناب نواز کنول نے کتنی عرق ریزیوں سے ان گوہر ہائے تابدار کی قدر و قیمت کو آشکار کرنے میں اپنا حصہ ڈالا ہے۔

فرہنگِ کلام عبد العزیز خالد یارانِ نکتہ داں کے لیے اپنی طرز پر فکر و عمل کی وہ دعوت بھی ہے جس پر لبیک کہتے ہوئے پنجابی، سندھی، پشتو اور بلوچی و کشمیری زبانوں کی کئی ایک یا ان بہت سے معروف و غیر معروف شعرا کے کلام سے استخراجی و استقرائی طور پر فرہنگیں اُردو میں مرتب کی جاسکتی ہیں اسی طرح فارسی، عربی، انگریزی و ہندی وغیرہ غیر ملکی زبانوں کے شعر و ادب کو اس دھارے میں لایا جاسکتا ہے جس سے اُردو لفظیات کو بڑی وسعت ملے گی

ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
Volume 6, Issue 1, (Jan to March 2025)
https://doi.org/10.47205/makhz.2025(6-I)urdu-24
ماخذ تحقیقی مجلہ

اور وہ بہت سے ادبی احساسات و معاملات کے مابین زبانوں کا بعد **المشرقین والمغربین** ہے انہیں باہم دگر مربوط اور یک جا کرنے کے لیے اُردو زبان کو شمع محفل بنایا ہے۔

۷۔ دانہ ہائے ریختہ (تصنیف)

"دانہ ہائے ریختہ" محمد نواز کنول کی **مرتبہ کتاب** ہے، جس میں انہوں نے **عبد العزیز خالد** کی **سادہ گوئی** سے متعلق اشعار کو مختلف حوالوں سے یکجا کر کے **کتابی شکل** دی۔ اس کتاب کو مرتب کرنے کی ضرورت کیوں پیش آئی؟ اس حوالے سے **کنول لکھتے ہیں:**

> " عبد العزیز خالد کو مختلف زبانوں پر عبور حاصل ہونے کے باعث ان کی غزلیات میں مشکل پسندی کا عنصر نمایاں ہے۔ تاہم، اس کے ساتھ ساتھ ان کی سادہ گوئی بھی قابلِ مشاہدہ ہے۔ مختلف نقادوں نے انہیں محض ایک مشکل پسند شاعر ثابت کرنے کی کوشش کی، مگر ان کے کلام میں سادگی اور روانی کے پہلو بھی واضح طور پر موجود ہیں۔ " (۸)

محمد نواز کنول نے **عبد العزیز خالد** کو **سادہ گو شاعر** ثابت کرنے کے لیے ان کے شعری مجموعے "آہو رم زنجیر" سے منتخب اشعار پیش کیے ہیں۔ یہ مجموعہ **عبد العزیز خالد** کی نظموں **اور غزلوں** پر مشتمل ہے، جس **سادہ گوئی** کے نمایاں پہلو نظر آتے ہیں۔ اس حوالے سے کنول نے درج ذیل اشعار نقل کیے ہیں:

کس سے کہوں حال دل، کون ہے پرسان حال
کس کو ہے ذوق سخن کس کو ہے فہم کلام
حسن مغرور بھی ہے مائل بھی
عشق سردار بھی ہے سائل بھی

محمد نواز کنول نے وہ کارنامہ انجام دیا جو عبد العزیز خالد کو صرف مشکل پسند شاعر ثابت کرنے والے ناقدین نہ کر سکے۔ در حقیقت، **مشکل پسندی کسی شاعر کے لیے عیب نہیں بلکہ اس کے فکری وسعت اور ذہنی قابلیت کی عکاس ہوتی ہے۔** اس کے لیے شاعر کے پاس **الفاظ کا وسیع ذخیرہ اور زبانوں پر مہارت** ہونا ضروری ہے، اور عبد العزیز خالد کو مختلف زبانوں پر عبور حاصل تھا، جس کی بدولت ان کے کلام میں یہ خوبصورتی نمایاں ہے۔ انہوں نے اپنی **غزلوں میں نادر تشبیہات، استعارات اور طبع زاد تراکیب** کو انتہائی موزوں انداز میں برتا ہے، جو ان کے کلام کو فکری اور فنی لحاظ سے منفرد مقام عطا کرتے ہیں۔

ISSN (P): 2709-9636 | ISSN (O): 2709-9644
Volume 6, Issue 1, (Jan to March 2025)
https://doi.org/10.47205/makhz.2025(6-I)urdu-24
ماخذ تحقیقی مجلہ

محمد نواز کنول نے عبد العزیز خالد پر مشکل پسندی کا الزام رد نہیں کیا، بلکہ اسے تسلیم کرتے ہوئے اس کی علمی و فنی حیثیت کو اجاگر کیا۔ انہوں نے خالد کی شاعری میں موجود سادہ گوئی کے پہلو کو تحقیقی انداز میں پیش کر کے نہ صرف خود کو ایک محقق، مدون اور خالد شناس کے طور پر منوایا بلکہ قاری کو بھی اس پہلو سے روشناس کرایا۔

قابل ذکر بات یہ ہے کہ وہ کسی نظریے یا خیال کو زبردستی مسلط کرنے کے بجائے، قاری کو خود دریافت کا موقع فراہم کرتے ہیں۔ ان کا اسلوب تحقیقی دیانت داری کا مظہر ہے۔ ہر شعر کا حوالہ دیتے ہیں، یہ بتاتے ہیں کہ یہ شعر کس مجموعے سے لیا گیا ہے۔ یوں، انہوں نے عبد العزیز خالد کے حوالے سے ایک بڑے ادبی خلا کو پُر کرنے میں کامیابی حاصل کی اور اردو تحقیق میں ایک وقیع اضافہ کیا۔

۸۔ پریم پنتھ (تصنیف)

محمد نواز کنول کی تصنیف "پریم پنتھ "عبد العزیز خالد کی پنجابی نظموں کا مجموعہ ہے۔ اس کتاب سے ظاہر ہوتا ہے کہ عبد العزیز خالد اردو، ہندی، فارسی، عربی، سرائیکی، جاپانی، عبرانی، سریانی اور دیگر زبانیں جانتے ہیں اور انہیں اپنی شاعری میں اپنے منفرد انداز میں پیش کرتے ہیں۔ اس کتاب میں دیگر نعتیں، آزاد پنجابی نظمیں، مختصر اور طویل نظمیں، ماہیے، دوہیں اور غزلیں شامل ہیں۔

لسانی اعتبار سے مستند شخصیت عبد العزیز خالد کی شاعری میں پنجابی الفاظ کی چھاپ نظر آتی ہے۔ ان کی پنجابی شاعری کی مٹھاس حیرت انگیز ہے۔ انھوں نے ادب کے قارئین سے کہا کہ وہ پنجابی کے ساتھ ساتھ دوسری زبانوں کے شاعروں کو بھی پہچانیں۔ اردو، عربی، فارسی، ہندی اور دیگر زبانوں کے قارئین کو یہ بات منفرد لگے گی کہ عبد العزیز خالد کا شمار پنجابی زبان کے شاعروں میں ہوتا ہے۔ ایسی کتاب کے ذریعے محققین کو عبد العزیز خالد کے مقام و مرتبہ کا تعین کرنے کا موقع ملے گا اور نئے موضوعات پر تحقیق کا آغاز ہو گا۔

۹۔ مشاہیر ادب بنام عبد العزیز خالد (تصنیف)

محمد نواز کنول کی یہ تصنیف "مشاہیر ادب بنام عبد العزیز خالد" ایک منفرد اور علمی کاوش ہے، جس میں نامور ادبی شخصیات کی جانب سے عبد العزیز خالد کے نام لکھے گئے خطوط کو محمد نواز کنول نے مرتب کیا ہے۔ اس کتاب میں معروف شعرا اور ادبا نے اپنی علمی و فکری آرا اور خیالات کو خطوط کے ذریعے پیش کیا ہے۔ ہر خط اپنے موضوع اور اسلوب کے لحاظ سے منفرد ہے، جس سے عبد العزیز خالد کی علمی و ادبی قدر دانی اور ان کے ساتھ خطوط کے ذریعے پیش آنے والے خیالات کا احاطہ کیا گیا ہے۔

ISSN (P): 2709-9636 | ISSN (O): 2709-9644
Volume 6, Issue 1, (Jan to March 2025)
https://doi.org/10.47205/makhz.2025(6-I)urdu-24

اس کتاب کا بنیادی موضوع عبدالعزیز خالد کی ادبی خدمات اور شخصیت کا مختلف زاویوں سے جائزہ لینا ہے۔ عبدالعزیز خالد کو خط لکھنے والے شعرا اور ادبا نے اپنے تجربات، خیالات اور علمی مباحث کو خطوط کے ذریعے پیش کیا ہے۔ ان خطوط میں ادب کے مختلف موضوعات، علمی مباحث، اور ادبی شخصیتوں کے خیالات کو بیان کیا گیا ہے، جو ادب کے طلباو شائقین کے لئے کتاب ہی نہیں بلکہ ایک معلوماتی خزانہ ہے۔

محمد نواز کنول نے کتاب میں شامل خطوط کو نہایت ہی عمدہ ترتیب و تہذیب کے ساتھ یکجا کیا ہے، جس سے قاری کو ہر ادبی شخصیت کا مکتوب اور ان کا نقطہ نظر واضح انداز میں سمجھنے میں آسانی ہوتی ہے۔ اس ترتیب کے ذریعے مختلف زمانوں اور ادب کے مختلف ادوار کا احاطہ بھی کیا گیا ہے۔ ہر خط اپنے لکھنے والے کی ذاتی اور علمی خصوصیات کی عکاسی کرتا ہے، جس سے کتاب میں تنوع اور گہرائی پیدا ہوتی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ کتاب میں عبدالعزیز خالد کی شخصیت اور ان کے ساتھ ادبی تعلقات کو بھی اجاگر کیا گیا ہے۔

محمد نواز کنول نے کتاب میں موجود خطوط کو جمع کرتے وقت ادبی اسلوب اور فنی انداز کو مد نظر رکھا ہے۔ ہر خط میں مکتوب نگار نے ادب کی مختلف صنفوں جیسے کہ غزل، نظم، افسانہ، اور تحقیق کی خصوصیات اور رجحانات کو بیان کیا ہے۔ کتاب میں شامل ادبی شخصیات کے خیالات اور زبان و بیان کی خوبصورتی نے اس کتاب کو ایک ادبی شاہکار بنا دیا ہے۔ محمد نواز کنول نے ادب کے عظیم مشاہیر کے مکتوبات کو جمع کیا ہے۔ اس میں شامل خطوط نہ صرف عبدالعزیز خالد کی علمی شخصیت کے مختلف پہلوؤں کو سامنے لاتے ہیں بلکہ ان ادبی شخصیات کے آپس میں تعلقات اور ادبی وابستگیوں کی ایک دلچسپ کہانی بھی سناتے ہیں۔ ان شخصیات میں ابن انشاء، ناصر کاظمی، حکیم محمد سعید، احمد ندیم قاسمی، منیر نیازی، اور دیگر نامور ادبا شامل ہیں جنہوں نے اپنے خیالات اور جذبات کو عبدالعزیز خالد کے نام خطوط میں سمویا ہے۔

۱۰۔ عبدالعزیز خالد کی نثر نگاری

محمد نواز کنول نے اس تصنیف میں عبدالعزیز خالد کی نثر نگاری کو تفصیل سے بیان کیا ہے۔ عبدالعزیز خالد کی نثر میں فکری وسعت اور فلسفیانہ گہرائی نمایاں ہے۔ وہ روزمرہ کے موضوعات کو بھی اس طرح بیان کرتے ہیں کہ ان میں ایک عمیق فکری پہلو شامل ہو جاتا ہے۔ عبدالعزیز خالد اردو ادب کے ایک ممتاز نقاد، محقق اور نثر نگار تھے جنہوں نے اپنی نثر میں گہرائی، نفاست اور فکری وسعت کے ذریعے اردو نثر کو ایک نیا انداز عطا کیا۔ ان کا اسلوب

ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
Volume 6, Issue 1, (Jan to March 2025)
https://doi.org/10.47205/makhz.2025(6-I)urdu-24

منفرد اور شائستہ ہے۔ ان کی تحریروں میں زبان کا حسن، روانی اور ادبیت نظر آتی ہے۔ وہ اپنے جملوں کو سادہ لیکن پر اثر انداز میں ترتیب دیتے ہیں۔

عبدالعزیز خالد کی نثر مختلف موضوعات کا احاطہ کرتی ہے، جن میں ادبی تنقید، معاشرتی مسائل، فلسفہ اور نفسیات شامل ہیں۔ وہ ہر موضوع کو جامعیت اور اختصار کے ساتھ بیان کرتے ہیں۔ خالد کی تحریروں میں ایک مضبوط تنقیدی شعور نظر آتا ہے۔ وہ ادب اور زبان کے مسائل پر گہری نظر رکھتے تھے اور اپنے تجزیے کو ٹھوس دلائل سے پیش کرتے تھے۔ خالد کی تحریریں روایتی اردو نثر کی خوبصورتی کو جدید انداز بیان کے ساتھ پیش کرتی ہیں۔ ان کی تحریروں میں ماضی کی جھلک اور حال کا شعور دونوں یکجا نظر آتے ہیں۔

محمد نواز کنول نے عبدالعزیز خالد کی نثر کے وہ پہلو اجاگر کیے ہیں جو ان کی شخصیت اور علمی بصیرت کی عکاسی کرتے ہیں۔ ان کے مطابق، خالد کی نثر اردو ادب میں ایک اہم سنگ میل کی حیثیت رکھتی ہے، کیونکہ انہوں نے نہ صرف اردو نثر کو بلند مقام عطا کیا بلکہ اسے ایک نئی سمت بھی دی۔

حوالہ جات

۱- کنول، محمد نواز، (۲۰۱۸ء) ، عبدالعزیز خالد احوال و آثار، لاہور، اظہار سنز پبلشر ز، ص ۵۸
۲- سحر، حسین، (۲۰۱۵ء) ، عبدالعزیز خالد بطور مترجم، لاہور، اظہار سنز پبلشر ز، ص ۲۶
۳- کنول، محمد نواز، (۲۰۱۵ء) ، عبدالعزیز خالد کی مذہبی شاعری، لاہور، اظہار سنز پبلشر ز، ص ۲۴
۴- عاصی، کرنالی، (۲۰۱۵ء) ، عبدالعزیز خالد کی غزل گوئی، لاہور، اظہار سنز پبلشر ز، ص ۱۷
۵- عبدالمتین، (۲۰۲۰ء) ، عبدالعزیز خالد کی نظم نگاری، لاہور، اظہار سنز پبلشر ز، ص ۲۲
۶- کنول، محمد نواز، (۲۰۲۰ء) ، فرہنگ کلام عبدالعزیز خالد، لاہور، اظہار سنز پبلشر ز، ص ۲
۷- تحقیقی و تخلیقی مجلہ، (۲۰۲۰ء)، لبِ جُو، شمارہ ۲۵، جلد ۲۳، ص ۱۴۵
۸- کنول، محمد نواز، (۲۰۲۱ء) ، دانہ ہائے ریختہ، فیصل آباد: مثال پبلشر ز، ص ۴۵، ۳۵، ۴۶، ۳۰